رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

زنانہ اخبار

مِصْبَاح

مہینے میں دو بار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شایع ہوتا ہے

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین - اکمل

چندہ
سالانہ دو روپے آٹھ آنے

نمبر ۱۲ | ۱۵ - جون سنہ ۱۹۲۸ء ※ ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۶ھ | جلد ۲

مناجات

مومنوں عجز و التجا کے ساتھ — اب دعا کے لئے اٹھاؤ ہاتھ
اے خدا صدقہ کبریائی کا — صدقہ اس نورِ مصطفائی کا
سیدھے رستہ چلائیو ہم کو — پیچ و خم سے بچائیو ہم کو
مرتے دم غیب سے مدد کیجو — ساتھ ایمان کے اٹھا لیجو
جب دم واپسی ہو یا اللہ — لب پہ ہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
دین ہو دینِ احمدی کُل کا — ہو طریقہ محمدی کُل کا
دین و دُنیا کی آبرو دیجو — دونو عالم میں سُرخرو کیجو
کر غریبوں سے تنگدستی دور — تنگدستوں سے فاقہ مستی دور
رکھتے کثرت سے ہیں جو اہلِ عیال — دے دے حسبِ ضرورت انکو مال
جو ہیں مظلوم ان کی سُن فریاد — اور کر غم زدوں کے دل کو شاد
تیرے بندے ہیں سب یتیم و اسیر — تیرے محتاج کُل غریب امیر
لے خبر بیکسوں غریبوں کی — مشکلیں کھول کم نصیبوں کی
نہ رہے کوئی خستہ دل غمگین — سب کی پوری مُراد ہو آمین

خاکسار سعیدہ اختر بنت شیخ عبدالغنی صاحب از [illegible] ضلع گجرات [illegible]

دارالامان کی خبریں

محترمہ سارہ زوجہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ یونیورسٹی کے امتحان ادیب میں شامل ہوئی ہیں۔ ہم نے کسی دوسری جگہ پر ان امتحانات کی فہرست کُتب افادۂ عام کے لئے درج کردی ہے ✣

الفضل کا خاتم النبیّین نمبر

۱۲ جون کو الفضل خاص نمبر ۴۷ صفحے پر شائع ہوگیا ہے یہ پرچہ بہت شاندار نکلا ہے۔ کاغذ بھی اعلیٰ درجہ سفید لگایا ہے۔ اس میں ۲۲ مردوں - اور ۱۵ خواتین کے مضامین ہیں۔ کچھ اور مضمون بھی تھے جو درج نہیں ہوسکے۔ قیمت فی پرچہ ۴؍ جو ابھی اصل خرچ سے بھی تقریباً آدھی قیمت ہے ✣

دیوَر

(حضرت اُم المومنین کے بھائی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

ہندی زبان میں خاوند کے چھوٹے بھائی کو دیور کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان عورتوں کو یہ لفظ نہیں استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دیوَر کے معنی ہیں دوسرا بَر یعنی دوسرا خاوند۔ چونکہ ہندوؤں میں پہلے عموماً اور آجکل بھی خاص خاص علاقوں میں یہ دستور تھا کہ ایک عورت کی شادی کئی بھائیوں کے ساتھ ہو جاتی تھی اور وہ ان سب بھائیوں کی بی بی سمجھی جاتی تھی یا شادی تو ایک کے ساتھ ہی ہوتی مگر دوسرے بھائیوں کو اس پر عملی حقوق زوجیت حاصل ہو جاتے۔ اس لئے اس رشتہ کا نام دیوَر قرار پایا۔ جب عورت خاوند کے بھائی کو دیور کہتی ہے تو گویا یہ کہتی ہے کہ یہ شخص میرا دوسرا خاوند ہے۔ اسلام نے چونکہ اس بات کو حرام قرار دیا ہے اور خاوند کے بھائی کو نامحرم فرمایا ہے، اس لئے ایسے الفاظ بھی استعمال کرنے ممنوع ہیں۔ عام عورتوں کو چونکہ دیور کے یہ معنی معلوم نہیں اس لئے اس لفظ کا شاید اتنا بُرا اثر نہ ہوتا ہو مگر جب معلوم ہو جائیں تو پھر ایسا لفظ استعمال کرتے رہنا اخلاقی طور پر بھی بُرا اثر ڈالتا ہے۔ بس جیسا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سے اس لفظ کی ممانعت سُنی ہے آج اعلاناً شائع کردی ہے تاکہ آئندہ سے ہماری جماعت کی عورتیں بلکہ تمام مسلمان عورتیں بلکہ سب غیرت مند صاحبِ اخلاق عورتیں خواہ کسی مذہب و ملّت کی ہوں اس لفظ کو بولنا اور استعمال کرنا قطعاً ترک کردیں۔

باقی رہا یہ سوال کہ اسکی جگہ کونسا لفظ بولا جائے سو یہ آپس کی قرارداد سے طے ہو سکتا ہے۔ اس لفظ کسی علاقہ میں رائج ہو اسکو اخبار میں پیش کریں اور اس طرح کئی الفاظ میں سے ایک پسندیدہ لفظ اختیار کیا جا سکتا ہے والسلام

محمد اسمٰعیل - سونی پت

وفات

سب مصباحی بہنوں کو یہ معلوم کرکے افسوس ہوگا کہ سعادت سلطانہ زوجہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی اے منشی فاضل ۲۲ مئی ۱۹۲۸ء بروز منگل مطابق ۲ ذی الحجہ انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کے جگر میں پتھری تھی اپریشن ہوا اور اسکے ایک ہفتہ بعد لاہور میں وفات ہوئی جنازہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصباح

قادیان دار الامان - مورخہ ۱۵ جون ۱۹۲۸ء

قبر پرستی

قبر پرستی دراصل شرک کی ایک قسم ہے۔ جس کو شرک خفی کہتے ہیں۔ شرک خفی کی کئی قسمیں ہیں۔ پیر پرستی۔ قبر پرستی اور رسم پرستی وغیرہ۔ یہ سب وہ بلائیں ہیں۔ جو مذہب کے نام پر کیجاتی ہیں۔ اور انسان کو خدا سے بہت دور پھینکدیتی ہیں۔ اور جس میں تمام ہندوستان بُری طرح مبتلا ہے۔

ہندوستان کے مسلمانوں میں قبر پرستی کے غیر مشروع نظارے بڑے بڑے شہروں میں اور بعض بزرگوں کے مزار پر تو الگ رہے یہاں اکثر چھوٹے چھوٹے قصبوں میں بھی نظر آجاتے ہیں۔ کہیں چادر چڑھائی جاتی ہے کہیں چراغ جلایا جاتا ہے کہیں مَنّت مانی جاتی ہے کہیں اولاد مانگی جاتی ہے کہیں سجدہ بھی کیا جاتا غرض ایک طوفان بے تمیزی مچا ہوتا ہے۔ رسم پرستی بوجہ جہالت ہندوستانیوں اور خصوصاً عورتوں کے حصّہ میں آئی ہے اور حقیقت میں رسم پرستی کا تعلق زیادہ تر عورتوں سے ہے بلکہ صرف عورتوں سے ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے بہ نہایت افسوس کے قابل بات ہے کہ وہ مذہب جس کے پیروؤں کا دعویٰ ہے کہ ہمارا مذہب ہر قسم کے شرک بُت پرستی اور بُری رسموں اور شرمناک بدعاجوں کی بیخ کنی کرتا ہے اور جسکو تمام عالم کے مذاہب پر توحید کی تعلیم اور حق پرستی اور راستی پر ناز ہے وہ آجکل ہندوستان میں رسم و رواج و قبر پرستی و پیر پرستی کا آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ بقول شاعرؔ

وہ دین جس سے توحید پھیلی جہاں میں
ہُوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں
وہ بدلا گیا آکے ہندوستاں میں

جہاں کسی کے گھر میں کوئی بیمار ہُوا یا کچھ مالی نقصان ہُوا اسوقت خدا سے دُعا کی بجائے قبروں پر چادریں چڑھائی مَنّتیں مانی جاتی ہیں۔ بعض سجدہ کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔ ایک بیوی کا ذکر ہے جنکا مکان ہمارے گھر کے پاس ہی ہے۔ انکے اولاد نہ ہوتی تھی۔ بہت گنڈے تعویذ کیئے لیکن کچھ نہ ہُوا۔ اسپر کسی نے مشورہ دیا۔ کہ گاؤں میں ایک گنج شہیداں ہے وہاں جاکر رہو اور شہداء سے التجا کرو تو اولاد ضرور ہوگی۔ اس بی بی نے فوراً وہاں جاکر ایک جھونپڑا ڈالدیا اور چالیس دن تک وہیں پڑی رہیں اسکے بعد واپس آئیں۔ مجھے تعجب ہے کہ انکے شوہر نے بھی اولاد کی خواہش کی وجہ سے نہ روکا اور نہ کوئی اعتراض کیا۔ حالی کا قول اس موقعہ پر بالکل صادق آتا ہے۔ سہ

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جاجا کے مانگیں دُعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے

نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

اتفاق کی بات سال بھر کے اندر بچہ پیدا ہو اُبھر کیا تھا خوب نذریں اور چادریں چڑھائی گئیں منتیں پوری کی گئیں اور شرک کے کرنے پر وہ اور زیادہ دلیر ہو گئیں۔

بعض عورتیں مزاروں کی مٹی تک کو خاکِ شفا خیال کرتی ہیں۔ بعض تو میعادی بخار اور ٹیفائیڈ وغیرہ کو دفعیہ کے لئے تعویذ پہنتی ہیں (اور تو اور میں نے بعض مردوں کو بھی صرف زکام یا حرارت کے دفعیہ کے لئے تعویذ پہنے دیکھا ہے) اور جب میعادی بخار اُتر گیا یا علاج سے اچھا ہو گیا تو تعویذ کا اثر خیال کرتی ہیں۔ یہ تو ان گھرانوں کا حال ہے جن کے مرد کچھ نہ کچھ تعلیم یافتہ ہیں۔ اور بعض قدامت پسند گھرانوں میں علاج بھی نہیں کیا جاتا صرف گنڈے تعویذ پر اکتفا کیا جاتا ہے یا سُنی سُنائی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔

قصبات میں یہ بُری عادتیں یعنی پیر پرستی رسم پرستی بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں وہ بی بیاں جو کچھ حرف شناس ہیں فضول کتابیں جنکے اکثر نام میرے ذہن سے اسوقت اُترے ہوئے ہیں مثلاً "معجزہ آلِ نبی" "قصہ حلیمہ دائی" "رجب کے کونڈے کی فضیلت" وغیرہ جیسی کتابیں پڑھتی ہیں۔ اور انہی توہمات کو مذہب خیال کرتی ہیں۔ جو اسپر اعتراض کرتا ہے تو اسے بلا تکلف کافر کا خطاب مل جاتا ہے۔

غرض جہاں ہندوستانی فضول رسومات اور بیجا رواجوں میں دوسری اقوام اور تمام دنیا میں بڑھے ہوئے ہیں وہاں مذہبی توہمات میں بھی بُری طرح مبتلا ہیں۔

وائے برحال ما! اسپر حیرت یہ ہے کہ شرک کے کرنے والے نہ ہی اپنا شرک محسوس کرتے ہیں اور نہ ہی اقرار کرتے ہیں اگر کسی نے کچھ کہا تو فوراً جواب ملتا ہے کہ "یہ شرک نہیں ہے، کہ ہم اپنی ضرورت اور حاجت کو کسی گذرے ہوئے بزرگ سے مانگیں اور خواہشمند ہوں کہ خدا تعالیٰ سے اسکی سفارش کیجائے"۔ گویا خدا تعالیٰ انکے نزدیک (نعوذ باللہ) بہرا ہے جو کسی سفارش کا محتاج ہے کہ وہ جا کر خدا سے ان کی ضرورت بتائے تب خدا قبول کرے۔

افسوس کہ قرآن پاک کی صاف اور کُھلی آیتیں موجود ہوتے ہوئے وہ لوگ ایسا کہتے ہیں اللہ پاک فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشتا اور اسکے سوائے سب گناہوں کو چاہے بخشدے)

ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ حتی الامکان ہر قسم کے شرک سے خود بُکلّی اجتناب کریں اور دوسروں کو روکیں کیونکہ وہ اپنے امام سے بوقت بیعت وعدہ کر چکی ہیں کہ ہم شرک سے بچیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ اس جماعت میں شامل ہیں جو دوبارہ دنیا میں ہر قسم کے شرک کی بیخکنی کے لئے خدا کی طرف سے مبعوث ہوئی ہے اور جسکا اولین فرض دنیا کو جہالت اور شرک کے گڑھے سے نکالنا اور شر و فساد سے پاک کرنا ہے۔ پس بہنو! اُٹھو اور اپنے فرض کو پورا کرو اور اپنے اپنے خاندان سے رسم و رواج شرک و قبر پرستی کے مٹانے کا تہیہ اور عزم بالجزم کر لو کیونکہ تمہاری ذمہ واری بہت بڑی ہے اور ان باتوں کا تعلق عورتوں سے ہے لہٰذا اس کا

مٹانا بھی خواتین کا فرض اوّلین ہے۔

جب تک ہم ان وباؤں کو اپنے اپنے خاندان سے دُور نہ کرینگی ہرگز ہرگز ہم دوسروں پر اثر نہیں ڈال سکتیں اور نہ دینی و دنیاوی ترقی کر سکتی ہیں۔ اور نہ خدا تعالیٰ کی قربت حاصل کر سکتی ہیں اور نہ اسکی رضامندی۔ پس اب ہمیں اس فرض کے ادا کرنے میں کوتاہی کو دخل نہ دینا چاہیئے۔

زباں سے گر کیا توحید کا دعویٰ تو کیا حاصل
بنایا جب بُتِ پندار کو اپنا خدا تُو نے

لئیقہ رفیق - کلکتہ

معلومات

جہاں گرد عورت مس بنہم چھٹی مرتبہ دنیا کا سفر کرنے کے لئے ہانگ کانگ سے روانہ ہوئی ہے۔ وہ پیدل سفر کرتی ہے۔ اور اب تک لاکھوں میل سفر کر چکی ہے۔ اس نے اپنی سیاحت کے متعلق کوئی کتاب نہیں لکھی اور نہ اخباروں میں اپنے حالات شائع کرانے کی کوشش کی۔ مس بنہم بعض نادر روزگار پھول اکٹھے کر رہی ہے۔ بعض پھول ایسے ہیں جنکی تلاش میں وہ کوہ ہمالیہ پر گیارہ ہزار فٹ کی بلندی پر پہنچی۔ وہ تین مرتبہ وسط افریقہ سے گذر چکی ہے۔ ایک مرتبہ وہ افریقہ کے سب سے اونچے پہاڑ کلیمان جارو پر جو ۱۹۷۱۰ فٹ اونچا ہے چڑھ چکی ہے۔ بارہا ایسا اتفاق ہُوا کہ اسکے خیمہ کے اردگرد شیروں اور چیتوں کی خوفناک آوازیں سُنائی دیتی رہیں۔

بعض عجیب درخت ایک بُدھ مندر میں "عبادت کرنیوالا" درخت پایا جاتا ہے۔ بعض خاص اوقات پر یہ درخت جُھک کر سجدہ کرتا ہے۔ ایک اور عجیب درخت مڈغاسکر میں پایا جاتا ہے۔ راہ گیر جو اسکی گھنی چھاؤں میں آرام کرنا چاہتے ہیں۔ انپر یہ درخت زہر گراتا ہے۔ ہمیلے فورنیا میں ایک درخت ہے۔ جسے "غصہ ور درخت" کہتے ہیں۔ اگر ہَوا بھی اسکے پتّوں کو چھیڑے تو اسکے پتوں میں کھڑکھڑاہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درخت گالیاں دے رہا ہے۔ اور پھر ہَوا میں بدبو سی پھیل جاتی ہے۔

مصنوعی بارش آجکل ماہر علم طبیعات اس امر پر غور کر رہے ہیں کہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ جب چاہیں مینہ برسا لیں۔ ایک انگریز پروفیسر کا خیال ہے ہانگ کانگ میں کُہر بہت زیادہ ہوتی ہے اسلئے اگر اس کُہر کو حرارت پہنچائی جائے تو وہ مینہ بنکر برس پڑیگی۔ لیکن ابھی تک اس میں بھی کامیابی نہیں ہوئی:۔

بھڑ کے پروں سے ریشم جرمنی کے دو پروفیسروں کا دعویٰ ہے کہ وہ بھڑ مکڑی اور دوسرے بہت سے کیڑوں اور پتنگوں کے پروں سے ایک خاص قسم کا ریشم تیار کر سکتے ہیں۔

سخت جان بلّی بلّی کی سخت جانی مشہور ہے اور یہ محض خیال ہی خیال نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ بلّی بہت سخت جان ہوتی ہے اور بعض مرتبہ مر کے پھر زندہ ہو جاتی ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ بڑی مشکل سے اس کی رُوح اور جسم میں جُدائی ہوتی ہے۔

پچھلے دنوں انگلستان کے ایک شخص مسٹر سیورن کی ایرانی بلّی تھی مُردہ پائی گئی۔ اُسے ایک تھیلے میں بند کر کے باغ میں دفن کر دیا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد بلّی

پھر گھر میں آموجود ہوئی اور لوگ حیران ہو گئے لیکن وہ ہڈیوں کا پنجر اور نہایت کمزور تھی۔ وہ وہیں بیٹھتی ہے جہاں پہلے بیٹھا کرتی تھی وہی عادتیں ہیں اور گھر کے ہر گوشہ کو اچھی طرح پہچانتی ہے + (باقی آئندہ انشاء اللہ)

(ماخوذ)

راقمہ سیدہ محسنہ خاتون احمدی بنت مولوی عبدالرحیم صاحب کٹکی مرحوم - از سرو ضلع کٹک (اڑیسہ)

غیر احمدی بہنوں سے دو باتیں

میری پیاری بہنو! اسلام خدا کے رسول (صلعم) کا مذہب ہے اور قرآن پاک ہمارے پیارے رب کا کلام ہے دنیا میں ہم دیکھتی ہیں کہ جتنی کوئی چیز قیمتی ہوتی ہے اتنی ہی اسکی قدر اور حفاظت ہوتی ہے۔ اگر کوئی قیمتی زیور ہو سنبھال سنبھال کر رکھتی ہیں قیمتی کپڑے ہوں حفاظت سے صندوق میں رکھتی ہیں۔ پس اسلام جو کہ پیارے رسولؐ کا مذہب تھا اور قرآن جو کہ خدا کا اپنا کلام تھا ضرور تھا کہ اسکی بھی حفاظت کی جاتی۔ جب ہم قرآن شریف پر غور کرتی ہیں تو ہم دیکھتی ہیں کہ خدا فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ تحقیق ہم نے ہی قرآن اتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرینگے۔ حضرت آدمؑ سے لیکر رسول مقبولؐ تک معلوم نہیں کسقدر انبیاءؑ گزرے ہیں ان سب پر خدا کا کلام نازل ہوتا رہا لیکن ان میں سے ایک بھی اس بات کا دعوٰی نہیں کر سکتا کہ اسکے ساتھ یہ وعدہ ہوا۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسا وعدہ کسی کے ساتھ کیا بھی کیسے جا سکتا تھا جبکہ وہ تمام کے تمام نبی اور انکی کتابیں خاص خاص قوموں اور ملکوں کے لئے تھیں اسلام نہ تو کسی خاص ملک کیلئے ہے اور نہ کسی خاص قوم کے لئے۔ بلکہ روئے زمین کے تمام لوگوں کے لئے ہے۔ اور اسکے علاوہ پہلے نبی اور انکی کتابیں ایک خاص مدت کیلئے تھیں۔ مگر اسلام اور اسکی کتاب کسی مقررہ میعاد کے لئے نہیں یہی وجہ ہے کہ خدا نے اسلام کے ساتھ ایک خاص وعدہ فرمایا۔ روئے زمین کی تمام مذہبی کتابوں کو سمندر میں ڈال دو۔ پھر اس دعوٰی کی صداقت کو دیکھو کونسی کتاب تمہارے ہاتھ آدیگی۔ حفاظت کے متعلق دیکھتی ہیں کہ کیا یہ بات لفظوں تک ہی ہے یا کہ اسکو عملی جامہ بھی پہنایا گیا ہے۔ شروع سے ہی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں اس بات کی خواہش پیدا کر دی ہے کہ قرآن پاک کو زبانی حفظ کریں دنیا میں لاکھوں حافظِ قرآن موجود ہیں قرآن کریم لکھتے وقت اگر کوئی تھوڑی بہت غلطی ہو جائے تو وہ حافظِ قرآن سے درست ہو سکتی ہے۔ مگر یہ بات دوسری کتابوں کے ساتھ نہیں۔ مخالفین بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ موجودہ قرآن بغیر کسی تبدیلی و زیر و زبر کے وہی ہے جو آج سے تیرہ سو (۱۳) سال پہلے نازل ہوا تھا۔ اب دوسرے پہلو کی طرف دیکھتی ہیں کہ معنوں کی حفاظت کا کیا انتظام فرمایا ہے کیونکہ جو معنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہیں وہی درست ہونگے جو کوئی اور معنی کریگا ہرگز درست نہ ہونگے معنی اگر درست نہ ہوں تو قرآن مجید کا ہم میں موجود ہونا یا نہ ہونا برابر ہے کیونکہ جب تک درست معنی ہم کو معلوم

نہ ہونگے قرآن پاک کی تعلیم پر ہم عمل کس طرح کرینگے۔ اس کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اندر ہر صدی کے سر پر کسی ایسے شخص کو مبعوث کیا کریگا جو انکے دین کی تجدید کیا کریگا اس میں آنحضرت صلعم نے یہ باتیں بطور پیشگوئی کے بیان فرمائیں۔ اسلام میں مجدد دین کا سلسلہ شروع ہوگا ہر صدی کے سر پر ہوگا اسکا کام تجدید دین ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پاک کلام کی صداقت ایسی صاف اور سورج کی طرح روشن ہے کہ کوئی غیر مسلم بھی انکار نہیں کرسکتا۔ گذشتہ صدیاں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ ہمارے شروع ہونے پر مجدد دین بھی دعویٰ کرتے رہے ہیں کوئی صدی ایسی نہ گذری جو خالی گئی ہو۔ لیکن یہ صدی ایسی آئی کہ شروع تو کیا نصف گذر گئی کوئی مجدد نہ آیا حالانکہ کوئی گناہ نہیں جو اس صدی میں نہ کیا جاتا ہو۔ اگر فرداً فرداً جرم پہلے زمانہ میں ہوئے تو اب سب اکٹھے ہوگئے ہیں۔ ہندوؤں میں یہ زمانہ کلجگ کے نام سے مشہور ہے اس زمانہ کی حالت کے متعلق کچھ زیادہ واقفیت حاصل کرنی ہو تو حالی کے اشعار (جس میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا نقشہ پیش کیا ہے) کو اس زمانہ پر چسپاں کرکے دیکھ لو یا اپنے اپنے گاؤں اور شہروں کے مولویوں کی حالت کو دیکھ لو۔ غرض ایسا زمانہ جسکے متعلق آنحضرت صلعم نے بہت ڈرایا اور پہلے انبیاءؑ بھی ڈراتے رہے اس میں بجائے اسکے کہ کسی خاص مجدد کو خدا بھیجتا اس نے معمولی مجددوں کا سلسلہ بھی بند کر دیا اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی شہر میں گورنمنٹ بہت سے ڈاکٹر اس غرض سے اکٹھے کر رکھے کہ جب ضرورت پڑیگی انکو کام میں لگایا جائیگا لیکن جب بیماری پڑے تو ایک بھی ڈاکٹر نظر نہ آئے خدا کے متعلق ایسا خیال کرنا گناہ ہے اور نبی کریم صلعم کی پیشگوئی کے متعلق یہ وہم بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ پوری نہ ہو۔ مگر میں اپنی غیر احمدی بہنوں سے دریافت کرتی ہوں کہ وہ کسی مجدد کو پیش کریں اپنے علماء سے دریافت کریں کہ کیا یہ پیشگوئی ہے یا کہ نہیں؟ کیا اسلام میں پہلے مجدد آتے رہے اور ہر صدی کے سر پر یا کہ نہیں؟ کیا وہ لوگوں کی روحانی امراض کا علاج کرتے رہے یا کہ نہیں؟ جب یہ سب باتیں پہلے ہو چکی ہیں اور پیشگوئی کے ماتحت ہو چکی ہیں تو اب کیا سبب ہے کہ اب نہ ہوں؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نعوذ باللہ غلط ہوسکتا ہے؟ زبان کھینچ لیجائے ہاتھ شل ہوجائیں منہ بند کر دیا جائے آنکھیں اندھی ہوجائیں کان بہرے ہوجائیں اس شخص کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے متعلق یہ الفاظ نکالے کہ اس میں کمزوری ثابت ہوئی۔ معزز بہنو! آنیوالا آگیا اور اپنے پورے وقت پر آیا۔ دنیا کی باتوں کو چھوڑ دو اپنے دلوں کو ٹٹولو اور دیکھو کونسی بات ہے جس میں آپ اپنے پیارے رسولؐ اور اسکی پاک و مطہر بیویوں کے فرمان پر عمل کرتی ہیں کوئی نہیں اور یقیناً نہیں۔ پھر ایسی حالت میں ہم کیسے کہدیں

کہ مصلح ربانی کی ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے اور اشد ضرورت ہے۔ سو شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اس نے ہمارے لئے اپنا رسول ؑ بھیجا اور شکر ہے کہ اسکے آنے سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔

شائد کسی بہن کی اس سے تسلی نہ ہو۔ تو میں عرض کرتی ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نشانی بھی بتلائی کہ اسکے زمانے میں چاند اور سورج کو رمضان میں گرہن لگیگا حضور صلعم نے فرمایا کہ ان لمھدینا آیتین الحدیث۔

ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے زمین اور آسمان خدا نے پیدا کیئے ہیں یہ نشان کسی اور نبی اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن گرہن لگنے کی راتوں میں سے اوّل رات میں ہوگا۔ اور سورج کا گرہن گرہن لگنے کے درمیانی دن میں لگے گا۔ سو پیاری بہنو! ۱۳۱۱ھ میں یہ نشانی بھی پوری ہوگئی۔ شکر کرو کہ اسلام کی سچائی کی ایک اور نشانی آپکے زمانہ میں پوری ہوئی۔ پس آپ کی ایمانداری کا تقاضا ہے کہ اس فرستادہ بارگاہ رب پر ایمان لائیں جسکی تصدیق پر زمین و آسمان کے دو گواہ کھڑے ہیں +

راقمہ فضل خیر بیگم آف فیض اللہ چک
اہلیہ بابو محمد شفیع خاں صاحب از شیخو پورہ

مصباح کے لئے آپ نے کتنے خریدار دیئے؟

حضرت رابعہ بصریؒ

اسلام میں ایسی عالم اور فاضل عورتیں گذری ہیں کہ انکی پاک زندگی کے حالات ہمارے لئے بہت مفید ہیں۔ حضرت رابعہ بصری سے کون واقف نہیں۔ آپ دوسری صدی ہجری کے کامل ولیوں میں سے ہیں۔ علم و فضل کے لحاظ سے انکی نظیر مشکل سے ملتی ہے۔ آپ رات دن کا زیادہ حصّہ ذکر خدا اور رسولؐ میں گذارتیں۔ اور رات کو جب بہت ہی نیند آنے لگتی۔ تو تھوڑی دیر کے لئے جانماز ہی پر سو جاتیں۔ خوف خدا کے باعث آپنے بجز آیات قرآنی کوئی کلمہ اپنی زبان سے نہیں نکالا۔ ضرورت کے وقت آیات قرآنی پڑھتی تھیں۔ اور ایسی حسب حال آیتیں تلاش کر لیتی تھیں۔ کہ لوگ بے تکلّف مطلب سمجھ جاتے۔

حضرت رابعہ کے والد حضرت اسمٰعیل عدویہ خاندان کے ایک معزز شخص تھے لیکن چونکہ آپ شہر بصرہ میں رہتی تھیں اسلئے رابعہ بصری کے نام سے مشہور ہوئیں۔ انہیں بچپن ہی سے پڑھنے کا شوق تھا۔ شروع سے ہی قرآن اور حدیث پاک کے مطالعہ میں لگی رہتی تھیں۔ انکے علم و فضل کا اس سے زیادہ کھلا ہوا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ امام ابو سفیان ثوری جیسے زبردست عالم اور مشہور محدّث جن کے بڑے بڑے عالم اور فاضل شاگرد تھے۔ حضرت رابعہ بصری کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور

بڑے مشکل اور باریک مسئلے نہایت ادب سے دریافت کرتے۔

اور حضرت رابعہ باتوں ہی باتوں میں ان پیچیدہ اور مشکل مسئلوں کو حل کر دیتیں۔

صبر و توکل کا یہ حال تھا کہ روز و شب خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرتیں اور ہر حالت میں خوش اور خدا کی شکرگذار رہتیں ان کا بچھونا عام طور سے ایک پرانی جانماز ہوتا اور بجائے تکیہ کے سرہانے اینٹ رکھ لیتیں۔ اسی طرح وضو کے لئے ایک معمولی سا کوزہ رکھتی تھیں۔ اور وہ بھی ٹوٹا ہوا۔ آپکا وصال ۱۸۵ھ ہے۔

نوٹ:۔ فی زمانہ جماعت احمدیہ خصوصاً خاندان نبوت میں کئی ایسی صالحہ ہستیاں ہیں۔ کیا کوئی بہن انکے حالات قلمبند فرماکر مشکور فرمائینگی۔ فقط

طالب دعا عاجزہ زینب بی بی زوجہ محمد ابراہیم سکنڈ ماسٹر ننکانہ صاحب

غفلت

غفلت کا شاید دوسرا نام بدنصیبی ہے یہ ایک ایسی تباہ کن شے ہے کہ ایک لمحے میں ایک قصر عظیم الشان کو ویران ایک ذی وقار با اقتدار و ہر دلعزیز بادشاہ کو ایک معمولی حیثیت سے کمتر ایک بڑی سے بڑی سلطنت کو جس کا لوہا تمام دنیا مان چکی ہو تہ و بالا کر دیتی ہے غفلت ہی آدمی کو آرام طلبی و لہو و لعب سکھاتی ہے غفلت ہی بندے کو خداتعالیٰ سے دور کر دیتی ہے جس سے وہ مورد عتاب بن جاتا ہے اگلے زمانے میں اسی سے ہزاروں قومیں تباہ و برباد ہوگئیں جنکے جائے رہائش کا پتہ سوائے حسرت و وحشت کے کچھ نہیں ہے۔

مسلمانوں کی یہ حالت جو پیش نظر ہے اس کی بھی زیادہ تر وجہ یہی ہے ہاں طبقۂ اسلام میں غفلت کا رونا ہر چہار طرف رویا جا رہا ہے اس غفلت میں زیادہ تر حصہ عورتوں کا ہے وہ یہ کہ وہ تربیت اولاد میں حد سے زیادہ غافل ہیں افسوس کہ وہ اپنی اولادوں کو نہ دین کی عمدہ تعلیم دیتی ہیں اور نہ ہی دنیا کی یہی وجہ ہے کہ وہ صف تہذیب سے بالکل باہر ہیں نہ انہیں اخلاق و اتفاق سے کچھ حصہ ہے نہ ہی ملت و اخوت سے کچھ علاقہ نہ ہی شائستگی و تہذیب سے کچھ واسطہ۔

وہ مثل شیرازۂ پریشان کے اوراق پراگندہ ہیں کہ انہیں غفلت کی باد صرصر جدھر اشارہ کرتی ہے اُدھر اُڑ کر چلے جاتے ہیں اور جدھر جاتے ہیں بے عزتی و بے وقری کا ایک ہجوم انکے پیچھے ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہر جگہ سخت حقارت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں آہ کسقدر جگرسوز وہ منظر ہوتا ہے افسوس صد افسوس کہ یہ نتیجہ صرف ماؤں ہی کی غفلت کا ہے۔

اے غافل ماؤ! اپنی حالت کو بدل کر یعنی غفلت کو چھوڑ کر اپنے اعلیٰ فرائض پر کمربستہ ہو جاؤ اور اپنی عزیز اولاد کو قعر مذلت سے نکال کر دنیا و دین کے اعلیٰ مقام پر لاکر کھڑا کرو اور ان کو سچائی اور راستبازی علوم و فنون ہمت و جوانمردی میل و اخوت غرضکہ ہر طرح کی بھلائی سے انہیں آراستہ و پیراستہ کرو کیونکہ اسی سے دنیا و دین میں تمہیں سرخروئی و سرفرازی حاصل ہوگی اور اس سے بڑھکر تم پر کوئی

اہم فرض نہیں سوائے نماز و روزہ حج و زکوٰۃ کے۔ چنانچہ اس امر پر ایک واقعہ یوں مشہور ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم کی خدمت مبارک میں عورتوں نے حضرت اسماءؓ بنت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا وہ دریافت کریں کہ کیا وجہ ہے کہ عورتوں کو جہاد پر نہیں بھیجا جاتا حالانکہ دین میں مرد و عورتوں کا درجہ برابر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اولاد کی پرورش اور خانہ داری کا انتظام کرو اس کا ثواب جہاد کے برابر ہے۔ سبحان اللہ کیا حکیمانہ کلام ہے کیونکہ ماں کی بات بچوں پر بہت جلد اثر کرتی ہے اور جس بات کو اس کی ماں اسے کہتی ہے اسکے دل پر نقش فی الحجر ہو جاتا ہے پس اس میں مرد عورت کا درجہ اس طرح بالکل مساوی ہو جاتا ہے مرد اگر جہاد کرتا ہے تا کہ لوگ اپنے مالک حقیقی کو پہچانیں تو عورت اپنے بچوں میں ہزاروں آدمیوں کو مسلمان بنانے کی صلاحیت پیدا کر دیتی ہے۔

پس احمدی ماؤں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو عمدہ خصائل و پسندیدہ عادات و نیز تبلیغ اسلام کر سکنے کی اچھی قابلیت و صلاحیت پیدا کریں اور اسکو اپنا اہم فرض سمجھیں ÷ فقط والسلام

عاجزہ صفیہ بیگم بنت مولوی ابو الاحمد صاحب
از جگگاؤں ضلع بھاگلپور

جن مصباحی بہنوں نے تا حال جلد ۲ کا چندہ نہیں دیا اور وی پی بھی واپس کر دیئے ہیں وہ قیمت عہ/۸ منی آرڈر کے ذریعہ ارسال کریں ÷

(مینجر)

اخلاق نبویؐ

اخلاق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا وہ حصہ ہے جس پر پہنچکر آپؐ کی زندگی تمام انبیاءؑ اور تمام دنیا کے مصلحین سے بڑھ جاتی ہے۔ اکثر واعظوں کا قاعدہ ہے کہ زبان سے جو کچھ کہتے ہیں اُسکو کر کے نہیں دکھاتے۔ مگر رسول کریم صلعم کی زندگی ایک نمونہ ہے۔ یعنی جو آپنے زبان مبارک سے فرمایا اُس کو کر کے دکھا دیا۔ قرآن کریم میں ذکر ہے ”لم تقولون مالا تفعلون“ یعنی ”جو نہیں کرتے وہ کہتے کیوں ہو؟“ مگر رسالت مآبؐ خود اپنی تعلیم کا آپ نمونہ تھے۔ جو کچھ آپؐ باہر مجمع عام میں فرماتے وہی آپ اپنے گھر میں کرتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے چند حضرات نے درخواست کی حضورؐ کے اخلاق کے متعلق کچھ فرمائیں تو آپنے فرمایا کہ کیا قرآن کریم آپ نہیں پڑھتے۔ ”اِن خلق رسول اللہ صلعم کان القرآن“ یعنی آپؐ کا خلق عین قرآن تھا۔ آج کل جہاں مخالفین کی کوئی حد نہیں وہاں بھی قرآن کریم رسول کریم صلعم کی نسبت بآواز بلند پکارتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ یعنی اے محمدؐ تم اخلاق کے بڑے درجہ پر ہو۔ کوئی مذہبی کتاب اپنے رہنما کی نسبت ایسا کھلا دعویٰ پیش نہیں کرتی۔ نکتہ چینی تو بالکل آسان ہے ایک چنگے بھلے آدمی میں سے سو طرح کے نقص نکالے

جا سکتے ہیں۔ خوئے بدرا بہانہ ہائے بسیار۔ جس نے کمر ہی نکتہ چینی اور عیب جوئی پر باندھ لی ہو اُس کو ہر اچھائی بھی بُرائی معلوم دیگی۔ دیکھئے قرآن پاک آپکی نسبت کیا فرماتا ہے۔ آج تیرہ سو سال بعد دشمنانِ اسلام آپ کو نعوذ باللہ سنگدل کہتے ہیں مگر فبما رحمۃٍ من اللہِ لِنت لھم ولو کُنت فظاً غلیظ القلب لانفضّوا من حولک سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سنگدل نہ تھے یعنی خدا کی عنایت سے تم اُن سے بنرمی پیش آتے ہو اگر تم کہیں کج خلق اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ تمہارے آس پاس سے ہٹ جاتے۔

اخلاق زندگی کے ہر پہلو میں ظاہر ہوتا ہے۔ دوست دشمن کے ساتھ عزیز اور بیگانہ کے ساتھ بڑے اور چھوٹے کے ساتھ امیر اور غریب کے ساتھ گھر میں اور باہر مجمع میں ہر جگہ اخلاق کام کرتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ آدمی اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو اپنے ظاہرداری کے اخلاق سے گرویدہ کر سکتا ہے مگر اندرونی اخلاق سے سوائے بیوی کے جسکے ساتھ بے تکلفی کی زندگی بسر ہوتی ہو کوئی شخص زیادہ واقف نہیں ہو سکتا چنانچہ حضرت خدیجہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپکے اوپر پہلی دفعہ وحی نازل ہوئی، ان الفاظ میں تسلی دیتی ہیں "ہرگز نہیں خدا کی قسم خدا آپ کو کبھی غمگین نہیں کریگا کیونکہ آپ صلۂ رحم کرتے ہیں مقروضوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں غریبوں کی مدد کرتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی حمایت کرتے ہیں مصیبت میں لوگوں کے کام آتے ہیں"۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ آپ برائی کے بدلہ میں بُرائی نہیں کرتے تھے بلکہ معاف کر دیتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی غلام۔ لونڈی۔ جانور کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ کسی کی درخواست رد نہیں کی بشرطیکہ ناجائز نہ ہو۔ آپ ہمیشہ ہنس مکھ رہتے اپنے دوستوں میں کبھی پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے باتیں جلدی جلدی نہیں کرتے بلکہ ٹھیر ٹھیر کر کرتے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو کہ کم از کم نبوت کے زمانہ میں تیئیس سال تک آپ کی صحبت میں رہے ہیں ایک دفعہ حضرت امام حسینؓ کے دریافت کرنے پر فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنگ دل اور سخت مزاج نہ تھے بلکہ ہنس مکھ طبیعت کے نرم تھے۔ کوئی برا کلمہ مُنہ سے نہ نکالتے کسی کا کبھی عیب نہ نکالتے۔ تین باتیں آپ نے ترک کی ہوئی تھیں۔ کسی کی بُرائی کرنا۔ کسی کی عیب چینی کرنا۔ کسی کے اندرونی حالات کی ٹوہ لگاتے رہنا۔ آپ جب کلام کرتے تو صحابہ کرامؓ چُپکے سے سُنتے رہتے۔ آپ بھی جبتک دوسرا آدمی بات ختم نہ کرلے بیچ میں نہ بولتے۔ آپ اپنی تعریف سننا پسند نہ کرتے ہاں اگر کوئی آپ کا شکر ادا کرے تو قبول فرماتے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ آپکے مزاج میں مستقل مزاجی تھی۔ مثلاً آپ راتوں کو اٹھکر عبادت کیا کرتے۔ اس میں آپنے کبھی ناغہ نہیں کیا اگر آپ کی طبیعت ناساز ہوتی بیٹھ کر عبادت کرتے۔

آجکل کا قاعدہ ہے کہ اگر کسی سے ملیں تو یہی خیال رہتا ہے کہ دوسرا اسلام کرے مگر رسول کریم صلعم ہمیشہ سلام کرنے میں ابتدا کرتے۔ راستہ میں بچے کھیل رہے ہوتے تھے السلام علیکم کرکے گذرنا ہوتا تھا۔ مرد۔ عورتیں سب کو پہلے السلام علیکم کہتے۔ آپکو دوسروں کی تکلیف کا بھی بہت خیال رہتا تھا۔ ایک دفعہ آپ سعد بن عبادہؓ سے ملنے گئے واپس آنے لگے تو انہوں نے اپنے بیٹے قیس کو ساتھ کر دیا۔ آپ نے قیس کو فرمایا کہ "تم بھی میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ مگر قیس نے بے ادبی سمجھکر انکار کیا تو آپنے فرمایا کہ یا تو سوار ہو جاؤ یا واپس لوٹو چنانچہ قیس واپس لوٹے۔

جس زمانہ میں ہجرت ہوئی اُسوقت خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین انصار کے گھر میں دس دس آدمی کی جماعت میں فروکش تھے۔ جس جماعت میں رسول کریم صلعم تھے اُس جماعت میں حضرت مقداد بن الاسود ذکر کرتے ہیں کہ گھر میں چند بکریاں تھیں جن کا دودھ پیکر گذارہ کرتے تھے۔ ایک ہی پیالہ تھا جس میں ہر ایک اپنے اپنے حصہ کا دودھ پی لیتا۔ مگر ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر سے تشریف لائے تو پیالہ خالی تھا۔ آپنے فرمایا "خدایا جو آج کھلائے اُسکو تو بھی کھلا"۔ حضرت مقدادؓ چھری لیکر کھڑے ہوگئے کہ بکری ذبح کرتا ہوں آپنے منع فرمایا دوبارہ بکری کو دوہ کر جو نکلا پی کر سو گئے (آجکل اگر آدھ سیر دودھ میں سے تولہ دودھ کم ہو تو گھر والوں کی شامت آجاتی ہے)

(یہ کس کا تجربہ ہے؟) (باقی پھر)

قوم کی خادمہ
جناب بیگم اہلیہ ملک غلام احمد خاں صاحب
ڈسپنسر چک ۸/۱۱-ایل براستہ ہڑپہ ضلع منٹگمری

خدا کی ہر نعمت پر شکر کرو

میری معزز بہنو! محترم بی بیو! میں اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کچھ عرض کرتی ہوں۔ خداوند کریم کے ہم پر بے حساب احسان ہیں جن کا ہم شکر ادا نہیں کر سکتے۔ تو اسکے یہ معنی نہ سمجھنا کہ پھر ہم شکر ادا ہی نہ کریں۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ ہم جتنا زیادہ شکر کریں تھوڑا ہی تھوڑا ہے۔ مگر شکر سے مراد فقط زبان کی نوک پر شکر شکر ہونا نہیں۔ بلکہ سچے معنوں میں شکر اسے کہتے ہیں کہ بندہ اپنے احسان کرنے والے مولا کا فرمانبردار رہے اور اس کی ہر نعمت کی قدر کرے۔ جو لوگ ناشکری کرتے ہیں۔ خدا اُن سے بیزار ہو کر یا تو اپنی نعمتیں چھین لیتا ہے۔ یا کسی نہ کسی طرح انہیں سزا دیتا ہے۔ مگر جو شکر گذار ہوتے ہیں ان پر اللہ پاک کے اور بھی سوائے فضل و انعام اور احسان ہوتے رہتے ہیں۔ مگر نعمت صرف مال و دولت کا نام نہیں۔ بلکہ زندگی۔ تندرستی۔ علم ہنر دین ایمان۔ آبرو عزت وغیرہ بہت سی چیزیں خدا کی نعمت ہیں۔ اور ہر ایک کا شکر ہم پر واجب ہے۔ دولت پر خدا کا شکر یہ ہے۔ کہ ہم اسے مفید کاموں پر اللہ کی راہ میں خرچ کریں غریبوں کو اس سے فائدہ پہنچائیں۔

زندگی پر شکریوں ادا چاہیئے۔ کہ ہم اُس کی قدر کریں نیک کاموں میں گذاریں زندگی میں وہ کام کریں جن سے خدا راضی ہو۔ اِسی طرح تندرستی ہے اُس کی قدر کریں۔ کہ جو بیچارے اس نعمت سے محروم ہیں۔ یعنی بیمار اُن کی خدمت اور مدد کریں۔

علم و ہنر کا شکرانہ یہ ہے۔ کہ دوسرے لوگوں کو بھی سکھلائیں یہی حال دین ایمان کا ہے۔ انسان کے لئے سب سے پیاری چیز دین ایمان ہے۔ گو بعض مال پر جان دیتے ہیں۔ مگر دین ایمان وہ دولت ہے۔ جس کے آگے دنیا کا دھن دولت کچھ چیز ہی نہیں۔ جان بھی کیا۔ بلکہ خدا کے پیارے اُسکی خاطر چند روزہ زندگی کی عزّت آبرو بھی خوشی سے قربان کرنا۔ گوارہ کرلیتے ہیں جس کے عوض پھر انہیں ایک ایسی عزّت اللہ پاک کے ہاں سے ملتی ہے جو کبھی نہیں چھینی جاتی مرنے کے بعد قیامت تک برقرار رہتی ہے۔

عزّت آبرو کی قدر اور اسپر اللہ پاک کا شکریہ ہے۔ اس پر کبھی گھمنڈ نہ کرے۔ دوسروں کی آبرو اپنی جانے۔ اور کسی اپنی لیاقت یا ہوشیاری کا نتیجہ نہیں بلکہ خدا کا فضل سمجھے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اصل عزّت اللہ اُسکے رسولؐ اور ایمانداروں کی ہے اسواسطے جہاں خدا پر کسی طرح کا حرف آتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی ہوتی ہو۔ یا ایمانداروں کی بے توقیری کیجاتی ہو۔ وہاں لوگوں کے لحاظ مروّت یا اپنی فانی عزّت کی بالکل پروا نہ کیجائے اسلام میں ایسے لوگوں کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ جو اپنی یا اپنے کسی رشتہ دار کی تو ذرا سی بُرائی سُنکر بھی آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ مگر جہاں خدا رسولؐ کی شان میں گستاخی ہوتی یا دین کی ہنسی اُڑتی ہو۔ وہاں اُن کی غیرت ذرا بھی جوش میں نہیں آتی۔ غرض جیسے خدا کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ اُسکے شکر کے طریقے بھی جُدا جُدا ہیں۔ خدا ہم سب کو اپنا شکر گذار فرمانبردار بندہ بننے کی توفیق دے۔ آمین ؛ والسلام

خاکسارہ اصغری بیگم اہلیہ شیخ عبد المالک صاحب

اسٹیمر این ڈبلیو آر لاہور

ظاہری اور اندرونی بیماریاں

میری بہنو! یہ جو ظاہری بیماریاں ہیں۔ ان سے تو جان کا ڈر ہے۔ مگر اندرونی بیماریوں سے ایمان کا خوف ہے۔ ہم لوگ ظاہری بیماریوں کے علاج معالجہ میں ہر وقت لگے رہتے ہیں۔ مگر اندرونی بیماریوں کا کچھ خیال ہی نہیں کرتے حالانکہ ظاہری بیماریوں سے اندرونی بیماریاں بہت خطرناک ہیں ہاں وہ بیماریاں یہ ہیں کہ انسان اپنے تئیں سب سے اچھا سمجھے اور کسی کو اچھے حال میں دیکھے تو فوراً جل جائے اور دل میں کپٹ رکھے اور ظاہر میں بہن بھائی بنا رہے (۲) اگر کسی موقع پر دو بہنوں کے ملنے کا اتفاق ہوا تو لگی ڈھونڈھ ڈھانڈھ کر دوسرے بہن بھائیوں کے عیبوں کا شجرہ کھولنے اور اپنے عیبوں سے آنکھ بند کرنے (۳) نیک کام لوگوں کے دکھاوے کو کرے۔ اگر کسی پر ذرا بھی احسان کیا۔ تو ایک ایک سے کہتی پھریں۔ اور کسی میں ایک عیب دیکھا تو اُس کی ساری خوبیوں پر پانی پھیر دیا۔ اسی طرح لالچ

دھوکہ لُترا پن بدظنی مکر جھوٹ یہ سب بیماریاں ہیں۔ خدا دشمن سے دشمن کو بھی اِس آزار سے بچائے (۴) چوری بدکاری چغلی یہ عیب بلا سے ایسے تو ہیں۔ کہ ان کا کرنے والا ان عیبوں کو عیب تو جانتا ہے۔ مگر ان کا حال نہیں کھلتا اسی طرح غرور کرنے والا کبھی کسی بُرائی کرنے سے شرمندہ نہیں ہوتا۔ جیسے فریبی فریب دینے کو بہتر جانتا ہے۔ میری بہنو! انسان کو حیوان پر عقل رحم وغیرہ صفات ہی سے برتری ہے جنکا یہ اقتضا ہے۔ کہ آدمی بنی نوع انسان سے بھلائی کرے اور احسان سے پیش آئے اگر اُلٹا بجائے خود شیطان بنکر اور سب سے اونچا ہو کر انکا دل دکھائے اور ہمدردی نہ کرے تو سوائے بدی کے اُس کی شرافت کچھ معنی نہ دیگی۔ بہنو! اگر ہم اندرونی بیماریوں کا علاج کرنا چاہیں تو ہر وقت اخلاقی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اور ہر ایک عیب کو اِس طرح پہچانیں۔ جیسے طبیب ہر ایک بیماری کو جڑ سے پہچانتا ہے۔ تو پھر انشاءاللہ ہماری اندرونی بیماریوں کا خود بخود نیست و نابود ہونا کچھ مشکل نہ ہوگا۔ والسلام

اہلیہ شیخ محمد عبداللطیف ہیڈ مسٹریس
بکٹ گنج مردان

مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے بہنیں بھی توجہ فرمائیں

فہرست کتب امتحان ادیب ۱۹۲۸ء

(۱) مصباح القواعد حصہ صرف مکمل ۔ ۱۲ عہ/
(۲) بحر العروض ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۴/
(۳) تذکرۃ البلاغت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۸ ؎/
(۴) پنج گنج حالی میں سے چہار گلزار حالی ۳/
(۵) گلدستہ محسن کاکوری ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۵/
(۶) ابن الوقت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۸ عہ/
(۷) نیرنگ خیال ہر دو حصہ ۔۔ ۔۔ ۸ عہ/
(۸) اردوئے معلّٰی ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۸ ع/
(۹) موازنہ انیس و دبیر ۔۔ ۔۔ ۔۔ ے/
(۱۰) مقدمہ دیوان حالی ۔۔ ۔۔ ۸ عہ/
(۱۱) جواب مضمون اردو میں ۔۔

ادیب عالم

(۱) مصباح القواعد حصہ نحو مکمل ۵ ۔۔ ۱۲ عہ/
(۲) آب حیات ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ے/
(۳) مجموعہ نظم آزاد ۸/ مسدس حالی ۸/
(۴) انتخاب مخزن حصہ اوّل نظم عہ/
(۵) قصائد ذوق ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۶/
(۶) عود ہندی غالب ۔۔ ۔۔ ۱۲/
(۷) یادگار غالب (فارسی حصہ خارج) ے/
(۸) دربار اکبری تتمہ خارج ۔۔ ۔۔ ۔۔ صہ/
(۹) جواب مضمون اردو میں

ادیب فاضل

۱۔ روح الاجتماع ۔۔ ۔۔ ۔۔ ع/

۲- تاریخ اخلاق یورپ .. .. ۸/ صہ
۳- الفاروق .. .. ۸/ عہ
۴- حیات سعدی ۱۲/
۵- چہار درویش ۵/
۶- خیالستان از سجاد حیدر .... ۸/ عہ
۷- سیپارہ دل حسن نظامی .. .. عاً/
۸- منازل السائرہ ہر دو حصّے ... عاً/
۹- رویائے صادقہ .. .. عہ/
۱۰- دیوان میر درد اُردو ۶/
۱۱- دیوان حالی مع مقدمہ .. .. ۸/ عاً
۱۲- دیوان غالب اُردو ۶/
۱۳- قصائد ذوق ۶/
۱۴- تذکرہ گلشن ہند مع مقدمہ سے/
۱۵- آبِ حیات .. .. سے/
۱۶- بحر الفصاحت نجم الغنی ۶سے/
۱۷- رسالہ تذکیر و تانیث از جلال لکھنوی ۶/
۱۸- جواب مضمون اُردو میں

یکم مئی کے معمّوں کا حل

کراس ورڈز:- افسوس ہے کہ بہت تھوڑی بہنوں نے اس معمّا کے حل میں دلچسپی لی۔ غالباً اس لئے کہ دماغ پر زور لگانا پڑتا تھا۔ معمّا کا حل یہ ہے:-

ک	ش	ت	ہ		ر	ف	ع	ت
ا	م	ر		س		ن	ج	م
م	ع		ن	ع	ت		ز	ن
ل		ع		د		ج		ا
	ح	ل	م		ق	ل	ب	
ت		م		چ		ن		ن
م	ن		م	س	ت		غ	ش
د	ا	و		ت		ا	ذ	ا
ن	ک	م	ا		ب	س	ا	ط

مندرجہ ذیل بہنوں نے اس کا صحیح حل بھیجا:-

۱- فرخندہ اختر بنت شیخ نیاز محمد صاحب کراچی۔
۲- امۃ الحمید بیگم فیروزپور۔
۳- صفیہ بیگم ہیڈ معلّمہ فیروزپور شہر۔
۴- صدیقہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب سیالکوٹ۔
۵- سعیدہ بانو امانورہ ہیڈ مالاکنڈ صوبہ سرحدی۔
۶- اہلیہ قاضی محمد اکرم انسپکٹر پولیس ڈیرہ دون۔
۷- اہلیہ نعیم الرحمٰن صاحب الہ آباد۔
۸- اہلیہ قاضی محمد احسن صاحب۔ قادیان (بجز ایک لفظ کے)

دیگر معمّے:- (۱) ۵ اور ۷ کبوتر
(۲) (۱) جہالت
(۲) اولاد

ان بہنوں نے صحیح حل بھیجا ہے:-

والدہ نور الدین۔ ناصر احمد رانجی۔ اہلیہ نعیم الرحمٰن - امۃ الرحمٰن بنت چوہدری اللہ بخش از قادیان۔ اہلیہ قاضی محمد اکرم ڈیرہ دون۔ صدیقہ بنت چوہدری غلام حسین سیالکوٹ۔ ممتاز جہاں امرتسر۔ بیگم اہلیہ محمد رمضان مچھیانہ ضلع گجرات۔ صفیہ بیگم ہیڈ معلّمہ زیرہ ضلع فیروزپور۔

جدید حل طلب معمّے

۱- ایک گھونگا دس فیٹ اونچے بانس پر چڑھ رہا تھا۔ ہر روز ۳ فیٹ چڑھ جاتا تھا۔ لیکن رات بھر میں ۲ فیٹ نیچے کو کھسک جاتا تھا۔ اس طرح دن میں چڑھتے چڑھتے اور رات میں کھسکتے کھسکتے وہ آخر میں چوٹی پر چڑھ ہی گیا۔ بتلاؤ کتنے دن میں اوپر پہنچا؟

۲- ایک چور نے باغ میں سے کچھ آم چرا لئے۔ جب چرا کر چلا۔ تو چوکیدار نے پکڑ لیا۔ چور نے آدھے آم اُسکو دے دیئے۔ پھر چوکیدار سے ایک آم پھر لیا۔ تھوڑی دور چلکر ایک اور آدمی نے اُسکو پکڑ لیا۔ اس کے ساتھ بھی اس نے ایسا ہی کیا۔ یعنی آدھے آم دیکر ایک پھر لیا۔ جب گھر پہنچا تو معلوم ہوا۔ کہ جتنے چرائے تھے اتنے ہی اُسکے

پاس موجود تھے - بتلاؤ کتنے چرائے تھے ؟

خاکسار فرخندہ اختر بنت شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس از کراچی

(۱) مَیں ایک معمہ ڈالوں - بوجھو بوڑھی خالہ - سر کاٹے سے چین بنے اور دُم کاٹے سے پیالہ ؟

(۲) "الف" "ب" کا حقیقی باپ ہے - اور ب - الف کا بیٹا نہیں - بتاؤ ب اور الف میں کیا رشتہ ہے ؟

(۳) مَیں پنجاب کا نو حرفی ایک مشہور شہر ہوں

میرا - پہلا حرف ہُگلی میں ہے - الور میں نہیں

" دوسرا " الور " - سمرنا " "

" تیسرا " سمرنا " - قادیان " "

" چوتھا " قادیان " - بٹالہ " "

" پانچواں " بٹالہ " - سری نگر " "

" چھٹا " سری نگر " - پشاور " "

" ساتواں " پشاور " - لاہور " "

" آٹھواں " لاہور " - مردان " "

" نواں " مردان " - سیالکوٹ " "

بتاؤ مَیں کونسا شہر ہوں ؟

نظیر بیگم بنت شیخ محمد عبدالرشید پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ

ایک درخت میں چند پھول کھلے تھے - ان پھولوں میں شہد کی مکھیاں آکر اس طرح بیٹھیں کہ ہر پھول میں دو دو بیٹھنے کے بعد دیکھا گیا کہ ایک پھول خالی رہ گیا - اور جب ہر پھول میں ایک ایک مکھی بیٹھی تو ایک مکھی کے واسطے جگہ نہیں ملی - بتاؤ کتنے پھول کھلے تھے اور کتنی مکھیاں آئی تھیں ؟

عاجزہ سیدہ محسنہ خاتون احمدی بنت مولوی سید عبدالرحیم صاحب مرحوم کٹکی از مقام سرو - کٹک

وصیتیں

وصیت - مَیں زینب بی بی زوجہ محمد عبداللہ سگیلر قوم گگے زئی ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میرے فوت ہونے پر جسقدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل خزانہ یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں گی تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) مہر مبلغ تین صد روپیہ (۲) یکصد روپیہ نقد - (۳) زیور طلائی ۱۳ تولہ ۹ ماشہ ہے -

العبد موصیہ زینب بی بی - گواہ شد محمد عبداللہ خاوند موصیہ

گواہ شد محمد حکیم طبیب احمدی دہلی دیو بقلم خود ؛

وصیت - مَیں زینب بی بی زوجہ منشی نور الدین صاحب قوم اعوان عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۳ء ساکن حال قادیان ضلع گورداسپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ فروری ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائداد اسوقت زیور قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے جو مجھے مہر میں ملا ہے - اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - نیز - اگر میری وفات کے بعد کوئی اور مزید جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل لوں تو ایسی رقم کو حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جاویگا -

کاتب الحروف نواب الدین سکرٹری وصایا راولپنڈی

العبد - زینب بی بی صاحبہ زوجہ منشی نور الدین راولپنڈی

گواہ شد - نور الدین خاوند موصیہ راولپنڈی -

گواہ شد - خاکسار فرزند علی خاں امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

(بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)